خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷-۱۹۱۴)

خواجہ الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خواجہ ایزد بخش تھا۔ نو سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والد کی وفات کے بعد بڑے بھائی اور بہن نے ان کی تربیت کی۔ ۱۸۵۴ء میں تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں دہلی آئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد مختلف ملازمتیں کیں۔ کچھ عرصہ لاہور میں محکمہ تعلیم سے بھی منسلک رہے۔ حالی نے شاعری میں غزل سے آغاز کیا اور غالب کی شاگردی اختیار کی۔ مگر جلد ہی اظہار کے نئے راستے تلاش کر لئے اور نئی طرز کی نظمیں لکھیں جن سے اردو میں نیچرل شاعری کی تحریک شروع ہوئی۔ اس شاعرانہ زبان سے ہٹ کر جو بہت مصنوعی ہو چکی تھی انہوں نے سیدھی سادی زبان میں نظمیں لکھیں۔ پھر وہی زبان غزل میں اپنائی۔ ان کی انہیں غزلوں سے اردو کی نئی غزل کی ابتداء ہوتی ہے۔ حالی سر سید تحریک کے بڑے اہم رکن تھے۔ ان کا انداز بیان سر سید کی طرح سادہ اور مدلل ہے۔ ان کی تصانیف میں 'مقدمہ شعر و شاعری'، 'یادگار غالب' اور 'حیات جاوید' بہت مشہور ہیں۔ حیات جاوید سر سید کی سوانح عمری ہے۔ یہاں 'سر سید اور اردو' حیات جاوید ہی کا ایک اقتباس درج کیا جا رہا ہے۔

قلق اور دل میں سوا ہو گیا — دلاسا تمہارا بلا ہو گیا
دکھانا پڑے گا مجھے زخم دل — اگر تیر اس کا خطا ہو گیا
سبب ہو نہ ہو لب پہ آنا ضرور — مرا شکر اس کا گلہ ہو گیا
وہ امید کیا جس کی ہو انتہا — وہ وعدہ نہیں جو وفا ہو گیا
ہوا رکتے رکتے دم آخر فنا — مرض بڑھتے بڑھتے دوا ہو گیا
نہیں بھولنا اس کی رخصت کا — وہ رو رو کے ملنا بلا ہو گیا
وقت سماں کل کا رہ رہ آتا ہے یاد — ابھی کیا تھا اور کیا سے کیا ہو گیا
سمجھتے تھے جس غم کو ہم جاں گزا — وہ غم رفتہ رفتہ غذا ہو گیا

ٹپکتا ہے اشعار حالی سے حال
کہیں سادہ دل مبتلا ہو گیا

۱۹۰۹ء میں آپ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ یہاں بھی آپ نے اپنے وطن کی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ جب ہندو مسلم فسادات ہوئے تو کانگریسیوں کی مسلم آزاری اور اسلام دشمنی آپ پر واضح ہو گئی۔ چنانچہ اس جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے آپ نے مسلم لیگ کو از سر نو زندہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۹۴۰ء میں لاہور ریزولیشن میں پاکستان کا مطالبہ کیا گیا۔ انگریز اور ہندو نے اسے ایک شاعرانہ تخیل قرار دیا۔ مگر جوں جوں مخالفت بڑھتی گئی، مسلمان زیادہ متحد اور مضبوط ہوتے گئے۔ آخر کار انگریز اور ہندو مجبور ہو گئے۔ ۱۹۴۷ء میں حکومت برطانیہ نے پاکستان کے نام سے ایک الگ مملکت کے قیام کا اعلان کر دیا۔

قائد اعظم نے مسلم قوم کو ہندو بنئے کے ظلم سے بچا لیا۔ غیر تو غیر اپنوں نے بھی بے حد مخالفت کی۔ مگر مشیت ایزدی آپ کی جانب دار ہوئی اور آزادی کا سہرا آپ کے سر بندھ گیا۔ آپ نے دس کروڑ انسانوں کو آزاد قوموں کی صف میں کھڑا کر دیا۔ آپ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ اس وقت آپ کی عمر بہتر سال تھی۔ کثرت کار کی وجہ سے آپ کی صحت خراب ہو گئی۔ چنانچہ بحالی صحت کے لیے کوئٹہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے زیارت چلے گئے۔ زیارت میں آپ کی صحت قدرے بہتر ہو گئی۔ مگر یہ ایک عارضی سنبھالا تھا۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کراچی تشریف لے آئے۔ اسی دن آپ پر دل کا دورہ پڑا اور رات کے دس بجے انتقال فرما گئے۔

قائد اعظم ایک قادر الکلام مقرر، بے مثل قانون دان اور سیاست و تدبر میں لاثانی انسان تھے۔ انہوں نے اپنے عزم راسخ اور باوقار اقدامات کی بدولت مسلمانوں کی قسمت پلٹ دی۔ وہ صرف پاکستان ہی کے نہیں، بلکہ پورے عالم اسلام کے رہنما تھے۔ ان کو نہ تو ہندو کی سیاست مات دے سکی اور نہ وہ انگریز ایسے شاطر کے قابو میں آئے۔ سخت چٹان کی طرح اپنے ارادے پر استقلال سے ڈٹے رہے۔ مصائب کی ہزاروں آندھیاں آئیں۔ مگر ان کے پائے ثبات کو لغزش نہ دے سکیں۔

گو آج قائد اعظم ہم میں موجود نہیں ہیں۔ مگر جب تک پاکستان قائم ہے، قائد اعظم اور ان کے کارنامے زندہ رہیں گے اور ان کا مشہور پیغام ایمان، اتحاد اور تنظیم ہمارے لیے مشعل راہ ثابت ہو گا۔